www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مرکزی شخصیت سید نذیر حسین دہلوی نے دیا، اہل حدیث عالم دین مولانا محمد حسین بٹالوی اُن کے خلاف سرگرمِ عمل ہوئے، مرزائیت کے خلاف اہم ترین کتاب شہادۃ القرآن مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی نے یوں لکھی کہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے کہا کہ اس کے بعد اس موضوع پر مزید تصنیف و تحقیق کی گنجائش ختم ہوگئی ہے۔ علمائے اسلام نے مشترکہ طور مولانا ثناء اللہ امرتسری کو فاتح قادیان کا لقب دیا، اور ان کو مباہلہ کا چیلنج دے کر مرزا مئی ۱۹۰۸ء میں لاہور میں ہیضہ سے مارا گیا، جبکہ مولانا امرتسری اس کے بعد مزید ۴۰ برس دن متین کی خدمت کرتے رہے۔ مرزا قادیانی کے طعن و تشنیع کا مرکز علمائے اہل حدیث بنے رہے اور اُنہوں نے اس فتنہ کا خوب استیصال کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ آج بھی بہت سے اہل حدیث علما قادیانیت کی بیخ کنی میں اپنی صلاحیتیں صرف کررہے ہیں، تاہم ہمیں اپنے اسلاف کی طرح اس سلسلے میں مزید در مزید محنت کی ضرورت ہے، یہ مسابقت فی الخیر کا میدان ہے اور اس کورس کے شرکاء سے ہم اسی جدوجہد اور علمی جہاد کی توقع کرتے ہیں۔

آخر میں جامعہ کی طرف سے مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری کی وقیع تصنیف 'قادیانیت اپنے آئینے میں' اور ختم نبوت کے بعض کتابچے طلبہ میں تقسیم کیے گئے تاکہ اُن اس سلسلے میں مطالعہ کا ذوق پیدا ہو اور طلبہ کو اس کورس سے جو رخ ملا ہے، اس سے کام کرنے کے لئے مزید راہیں کھلیں۔ اِن شاء اللہ

تقریب بخاری کے خطابات اور ردّ قادیانیت کورس میں ہونے والے تینوں دنوں کے ۱۵ لیکچرز پر مشتمل سی ڈی جامعہ کے دفتر سے مل سکتی ہے اور محدث کی ویب سائٹ www.kitabosunnat.com پر بھی یہ لیکچرز سنے جاسکتے ہیں۔

'ردّ قادیانیت کورس' کے حوالے سے طلبا میں بڑا جوش اور شوق دیکھنے کو ملا۔ طلبا کا کہنا تھا کہ اگر ہم ادھر نہ آتے اور اس کورس میں شرکت نہ کرتے تو شاید ہم قادیانیت کو نہ سمجھ پاتے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس کورس کی بدولت نہ صرف ہم کسی قادیانی سے مباحثہ کرسکتے ہیں بلکہ اس کو لاجواب بھی کرسکتے ہیں۔ شرکا اساتذہ کے اندازِ تدریس سے بھی بہت متاثر ہوئے اور ان کی زبانیں اساتذہ کی مدح میں تر نظر آئیں۔

(4) دورۂ نحو و صرف

تحریر: حافظ شاکر محمود[1]

عصری تعلیم کے ساتھ ساتھ ہمارا قرآن و حدیث کی تعلیمات سے رابطہ مضبوط بنیادوں پر استوار ہونا از حد ضروری ہے۔ قرآن کا علم ہی وہ ہے جو معاشرے کو درست سمت اور صحیح قالب میں ڈھالتا ہے۔ علوم اسلامیہ میں رسوخ کے لئے عربی زبان کی مہارت از بس ضروری ہے اور عربی کے بہتر فہم کے لئے عربی قواعد نحو و صرف کی مہارت و مشق کے بغیر چارہ نہیں۔

اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جامعہ لاہور الاسلامیہ میں طلبہ کو عربی زبان کے اُصول و مبادی سے واقفیت کے لئے ۲۳ روزہ دورۃ النحو والصرف کا اہتمام کیا گیا کہ رمضان کی بابرکت ساعتوں میں جہاں وہ الٰہی رحمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹیں، وہیں نحو و صرف کے بنیادی مباحث کو بھی سیکھ سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ طلبا کی فکری رہنمائی اور دورِ حاضر کے فتنوں سے اُنہیں آشنا کرنے کے لئے 'ردّ قادیانیت' پر محاضرات کا اہتمام بھی کیا گیا، جس کی تفصیل آپ پڑھ چکے ہیں۔

ملّتِ اسلامیہ میں بیسوں لوگ اسلام کے پردے میں اپنے باطل نظریات کا پرچار کرنے میں سرگرم ہیں، اور یہ لوگ باطل نظریات کے لئے لغوی مباحث

[1] نائب مدیر التعلیم جامعہ لاہور الاسلامیہ

© rasailojaraid.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کو بنیاد بنا کر غلط استدلال اور عربی عبارات میں تحریف وتاویل کر کے اپنے غلط موقف کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے عربی گرامر سے ناواقف لوگ ان کے دامِ فریب میں آکر صراطِ مستقیم اور منہج سلف کو چھوڑ کر ان کے باطل نظریات کو اپنا لیتے ہیں، اس لئے ایسے لوگوں کی گرفت اور بھٹکے ہوؤں کی رہنمائی کے لئے ایسے ماہرین کی ضرورت ہے جو مسلمانوں کی صحیح معنوں میں رہنمائی کر سکیں اور فتنوں کا بروقت تعاقب کر سکیں۔

اسی غرض سے یہ مختصر عربی ریفریشر کورس ترتیب دیا گیا جس میں عصری تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید طریقہ تدریس اپنایا گیا جس سے اس دورہ کی افادیت میں ہر چند اضافہ ہوا۔

دورۃ النحو کے لئے اسلامک ایجوکیشنل انسٹیٹیوٹ مہتانوالہ کے نامور اُستاد مولانا مختار احمد صاحب نے دورانِ رمضان جامعہ ہذا میں قیام کیا اور روزانہ صبح ۸ تا ۱۱ بجے، طلبہ کو اپنی مقبول تصنیف 'مختار النحو' جسے دورہ نحو کے نقطہ نظر سے تیار کیا گیا ہے، کی تدریس کی۔ نقشوں اور وائٹ بورڈ کے مسلسل استعمال اور سوال وجواب کے ذریعے اُنہوں نے طلبہ کو نحو کے تمام بنیادی مباحث بخوبی ذہن نشین کرائے۔ ۱۱ بجے تا نمازِ ظہر راقم الحروف طلبہ کو علم الصرف کی تعلیم وتربیت دیتا رہا، جس کے لئے بھی مولانا مختار احمد کی ہی علم الصرف پر تصنیف کو پیش نظر رکھا گیا، بعض مقامات پر ضروری ترمیم اور اضافہ جات کے ساتھ یہ تدریس بخوبی جاری رہی۔ نمازِ ظہر تا عصر طلبہ آرام کرتے، جبکہ نمازِ عصر کے فوری بعد جامعہ کے شیخ الحدیث مولانا محمد رمضان سلفی حفظہ اللہ کسی ایک حدیثِ نبوی کی عربی تحلیل وترکیب کراتے۔ شام ۵ بجے تا ۶:۳۰، دوبارہ مولانا مختار صاحب شرکاے دورہ کو مذاکرہ اور عملی مشق کرواتے۔ یہ سلسلہ اسی طرح مسلسل ۲۲ دن جاری رہا، آخری دن طلبہ کا ٹیسٹ ہوا، جس میں ۱۰۰ نمبر کا ٹیسٹ علم النحو والصرف کے سوالات پر مشتمل تھا جبکہ ۲۵،۲۵ نمبر حفظِ قرآن اور مسنون ادعیہ کے لئے مخصوص تھے۔ کامیاب ہونے والے طلبہ میں اسناد اور انعامات تقسیم کئے گئے۔

نظامِ تربیت

اُسوہ رسول ﷺ کو بنیاد بناتے ہوئے شرکاے کورس کے لئے تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کا بھی اہتمام کیا گیا تھا جس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیے کہ شرکا کے لئے ضروری تھا کہ وہ ایسے تمام اعمال کو بجا لائیں جو اللہ کے قرب ورضا کا ذریعہ ہیں اور اس کے لئے اُنہیں ماحول کے ساتھ ساتھ محاسبہ کا ایک نظام دیا گیا تاکہ ہر فرد یہ جان لے کہ اس میں کیا کوتاہی پائی جاتی ہے اور وہ اس کمی کو کیسے پورا کر سکتا ہے۔

صحیح بخاری ومسلم میں فرمانِ نبوی ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا اجر اکیلے نماز پڑھنے سے ۲۷ درجے زیادہ ہے۔ ماہِ رمضان میں طلبہ کی تربیت کے لئے ان کو جامعہ کا ہی شائع شدہ کارڈ فراہم کیا گیا جس میں پنج وقتہ نماز کے علاوہ، اشراق وتہجد اور مسواک وتلاوتِ کلام مجید کی تفصیلات درج کر کے نمبر جمع کئے جاتے ہیں۔ اس کارڈ میں تکبیر تحریمہ میں شرکت کے علاوہ، رہ جانے والی رکعات کی تفصیل بھی درج کر کے اس کا ٹوٹل حاصل کر لیا جاتا۔

تلاوتِ کلام الٰہی ایک ایسا مبارک عمل ہے جس کی ترغیب کے بارے میں بیسیوں آیات واحادیثِ مبارکہ ملتی ہیں۔ روزانہ نمازِ فجر کے بعد نصف گھنٹہ تلاوت وحفظِ قرآن کے لئے مخصوص کیا گیا اور آخر میں مرکزی رزلٹ میں نصف پارہ حفظِ قرآن کا امتحان بھی لیا گیا۔

صبح وشام کے اذکار کی اہمیت کا اندازہ قرآن کریم کی اس آیت سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے: ﴿فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ

© rasailojaraid.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

قَبْلَ غُرُوْبِهَا﴾[1]... شرکاے دورہ کو ادعیہ ماثورہ پر مشتمل 'حصن المسلم' کا ایک ایک کتابچہ دیا گیا اور فائنل امتحان میں ان دعاؤں کے حفظ کے لئے بھی ۲۵ نمبر مختص کئے گئے۔ نیز اذکار صبح وشام پر مشتمل ایک یاد داشتی کارڈ بھی طلبہ کو دیا گیا جس میں ۱۵،۱۵ مسنون اذکار کی ترغیب اور اُن کے الفاظ درج تھے۔ اساتذہ کرام طلبہ کو ان سرگرمیوں کی ترغیب دیتے، نگرانی کرتے اور ان کا جائزہ اپنے پاس درج کرتے جاتے۔

شرکائے دورہ کے لئے نمازاشراق اور تراویح کی پابندی کا پورا انتظام کیا گیا تھا، جس میں ان کی حاضری باقاعدہ لگائی جاتی تھی، جبکہ تحیۃ المسجد کی بھی اُنہیں ترغیب دی جاتی رہی۔ دورہ کی کلاسز نمازِ اشرق سے شروع ہو کر روزانہ افطار کی مبارک دعاؤں پر ختم ہوتیں جس کے درمیان ظہر تا عصر آرام کا وقفہ ہوتا۔ غرض تربیتی نظام، حفظِ قرآن وادعیہ مسنونہ، اشراق وتہجد، باجماعت نمازوں کی پابندی اور مسواک وطہارت پر مبنی تھا جس کی بنا پر طلبہ کو قیمتی انعامات سے بھی نوازا گیا۔

تقریب تقسیم انعامات واسناد

۲۷ شعبان بروز پیر سے جاری دورہ نحو وصرف کا اختتام ۲۱ رمضان المبارک بروز بدھ ہوا۔ ۱۰ بجے طلبہ کا امتحان ہوا، نمازِ ظہر کے بعد انہوں نے مجلس التحقیق الاسلامی کے منصوبوں، مرکزی لائبریری اور کتاب وسنت ویب سائٹ کے دفاتر کا دورہ کیا۔ اسی روز تقریبِ تقسیم اسناد و انعامات نمازِ عصر کے بعد منعقد ہوئی جس میں طلبا کو اسناد دی گئیں اور ممتاز پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کو انعام واکرام سے نوازا گیا۔ دورہ کے طلبہ سے ڈاکٹر فضل الٰہی حفظہ اللہ نے بھی خطاب کیا، جس میں اُنہوں نے دنیا جہاں پر اللہ کی رضا کو فوقیت دینے کے موضوع پر درسِ حدیث دیا۔

تقریبِ اسناد کا باقاعدہ آغاز تلاوتِ کلام مجید سے کیا گیا، اس کے بعد حمدِ باری تعالیٰ اور نعتِ مقبول کا نذرانہ پیش کیا گیا۔ تقریب کی کارروائی کو آگے بڑھاتے ہوئے طلباء کو بھی اظہارِ خیال کا موقع دیا گیا۔ مقررین نے اپنے اپنے انداز میں حاضرین مجلس کی ذہنی و فکری رہنمائی کی اور کامیاب کورس کے اختتام پر انتظامیہ کو مبارکباد دی اور آئندہ بھی اس طرح کے پروگرام جاری رکھنے کی تاکید کی۔ دورہ کے اساتذہ مولانا مختار احمد (مصنف مختار النحو)، منتظم ومدرس حافظ شاکر محمود نے طلبہ کو قیمتی پند ونصائح کیے۔ آخر میں رزلٹ کا اعلان کرنے کے لئے ڈاکٹر حافظ حسن مدنی حفظہ اللہ کو دعوت دی گئی جنہوں نے چند کلمات حاضرین مجلس کے گوش گزار کیے۔ اُن کا کہنا تھا کہ یہ دورہ کروانے کا مقصد عربی زبان کے اُصول و قواعد کی تربیت دینا ہے کیونکہ عربی قواعد سے لاعلمی انسان کو کسی بھی مرحلہ پر شرمندگی سے دوچار کرسکتی ہے، ایسا اُستاد نہ تو کامیاب تدریس کرسکتا ہے اور نہ عربی زبان کے مفہوم پر دسترس رکھ سکتا ہے۔ اُنہوں نے فضیلتِ علم پر احادیث نبویہ پیش کرتے ہوئے، طلبہ کو خلوص و تقویٰ کی تلقین کی۔ جن طلبہ نے چھٹیوں کے ان دنوں میں اپنی فرصت کو ان قیمتی مقاصد کے لئے قربان کردیا، ان کو مبارک باد دیتے ہوئے اُنہوں نے انہیں شیطانی چالوں سے محتاط رہنے اور توجہ سے حصولِ علم کی ہدایت کی۔ اس کے بعد رزلٹ کا اعلان کیا گیا۔ جس میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن بالترتیب عمر فاروق، حافظ ذکریا یسین اور اسد اللہ نے حاصل کی۔ پوزیشن ہولڈر طلبہ کو کتب کے ساتھ ساتھ بالترتیب تین، دو اور ایک ہزار نقد انعام سے بھی نوازا گیا۔ اسی طرح تربیتی لحاظ سے بہتر کارکردگی پیش کرنے والوں میں اوّل، دوم اور سوم پوزیشن درجات کے اعلان کے ساتھ مذکورہ بالا مالی انعام اُنہیں بھی دیا گیا۔ اس کے بعد تمام شرکا میں دینی کتب اور خوبصورت اسناد تقسیم کی گئیں۔

[1] سورۃ ق: ۳۹

© rasailojaraid.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

طلبا و اساتذہ کے تاثرات

جب اساتذہ سے اس دورہ کے حوالہ سے تاثرات لیے گئے تو اُن کے چہرے پر مسکراہٹ رقصاں تھی۔ اُن کا کہنا تھا کہ جس مقصد کے لئے ہم نے یہ دورہ شروع کیا تھا، الحمدللہ ہم نے اس کو بہتر طور پر حاصل کرلیا۔ اساتذہ کا کہنا تھا کہ ہم اس روایت کو قائم رکھتے ہوئے ان شاء اللہ آئندہ سال بھی اس دورے کو جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ طلبا کے لئے ہمارے دروازے کھلے ہیں، وہ جب چاہیں ہم سے استفادہ کرسکتے ہیں۔ آخر کار طلبا کو پیغام دیتے ہوئے اُنہوں نے فرمایا کہ اب اس دورہ کو مکمل کرلینے کے بعد گھر کے در و دیوار تک محدود نہ ہوں بلکہ عملی میدان میں اُتریں اور دینی علوم کی جستجو اور مروّجہ فتنوں کی سرکوبی کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔

آخر میں طلبہ سے دورہ کے حوالہ سے تاثرات معلوم کیے گئے تو سب کی رائے میں یہ دورہ اپنی نوعیت کا ایک منفرد دورہ تھا کہ جس کی مثال خال خال ہی نظر آتی ہے۔ طلبہ کا کہنا تھا کہ یہ دورہ بہت ہی زیادہ کامیاب رہا اور ادھر آکر ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ کورس کے دوران طلبا کی جو اخلاقی تربیت کی گئی وہ قابل تعریف ہے۔ طلبا کا بھرپور مطالبہ تھا کہ ایسے دورے کو لازمی جاری رکھا جائے تاکہ طلبا کو عربی زبان کے بنیادی اُصولوں میں مہارت حاصل ہوسکے۔

(۵) قراے جامعہ اور مدینہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلبہ کو دعوتِ افطار

تحریر: حافظ عبدالرحمٰن محمدی[1]

جامعہ لاہور الاسلامیہ لاہور کئی دہائیوں سے ابلاغ دین کے لئے علمی و دعوتی سرگرمیوں میں مصروفِ عمل ہے۔ بلا مبالغہ جامعہ دوسرے جامعات کے مقابلے میں نمایاں ترحیثیت کا حامل ہے کیونکہ ملک اور بیرونِ ملک میں اکثر نامور علماے کرام اور قراے کرام جو خدمتِ دین میں مصروف ہیں وہ اسی علمی دانش گاہ کے فیض یافتہ ہیں اور ان کی دینی خدمات جامعہ کے لئے اہم اعزاز ہے۔

جامعہ لاہور الاسلامیہ اپنے ان فیض یافتگان کے اعزاز و تکریم میں مختلف پروگرامز کا انعقاد کرتا رہتا ہے، ان میں سے ایک خصوصی پروگرام کا اہتمام رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں میں کیا جاتا ہے جس میں جامعہ کے ان قراء کرام جو ملک بھر کی بڑی بڑی مساجد میں تراویح پڑھا رہے ہیں اور جو طلبہ مدینہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں، ان کو بطورِ خاص مدعو کیا جاتا ہے۔اس طرح کے پروگراموں کا مقصد ابناء الجامعہ سے رابطہ، اُن کی حوصلہ افزائی اور ان کی شفقت بھری تربیت کرنا ہوتا ہے۔

یاد رہے کہ جامعہ کے ابناء اور فضلا میں تین درجن سے زائد تعداد ایسے قراے کرام کی ہے جو ملک بھر کی مرکزی مساجد میں اپنی خوبصورت آوازوں میں تراویح اور قیام اللیل کی امامت کرتے ہیں۔ ہر سال رمضان سے پہلے کے مہینوں میں بڑی مساجد کے منتظمین کی بڑی تعداد ایسے قرا کی خدمات حاصل کرنے کے لئے جامعہ کھنچی چلی آتی ہے۔ اپنے قرا کی حوصلہ افزائی کے لئے رمضان کے آخری عشرہ میں ہر طاق رات کو پانچ ممتاز قرا کو اپنی مادرِ علمی میں خوبصورت لحن میں دو رکعات نوافل کی امامت کا موقع دیا جاتا ہے اور یہ سلسلہ کئی سالوں سے جاری وساری ہے۔

ہر سال کی طرح اس سال بھی ۱۸ر مضان المبارک بمطابق ۲۸ جولائی ۲۰۱۳ء بروز اتوار اس مبارک مجلس کا اہتمام پر تکلف دعوتِ افطار کی صورت میں کیا گیا جس میں ملک کے نامور قراے کرام اور علماے عظام نے

1 فاضل جامعہ ہذا... حال متعلّم مدینہ یونیورسٹی

© rasailojaraid.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

شرکت کی۔ یہ پروگرام ہر سال جامعہ میں منعقد کیا جاتا ہے لیکن اس سال جامعہ کے ایک سرپرست خاندان کے شدید اصرار و محبت کی وجہ سے یہ پروگرام اُن کی رہائش گاہ پر منتقل کر دیا گیا۔ تاکہ بڑی تعداد میں آنے والے علماء و قراء کی خدمت کر کے وہ بھی اپنے نامہ اعمال میں اضافہ کر سکیں اور روحانی برکات سے مستفید ہو سکیں۔

پروگرام کے مطابق تمام مدعوین افطاری سے ۲۰، ۲۵ منٹ پہلے ہی پہنچ گئے۔ اس دورانیے کو غنیمت جانتے ہوئے اُستاذِ محترم حافظ حسن مدنی حفظہ اللہ نے حاضرین مجالس کے سامنے پروگرام کے پس منظر اور اس کی اہمیت و افادیت کو بیان کیا۔ اُنہوں نے کہا کہ جامعہ لاہور الاسلامیہ پاکستان میں ایک منفرد ادارہ ہے کہ جس میں سب سے پہلے کلیۃ القرآن کی ابتدا ہوئی تو اب الحمدللہ دوسرے مدارس نے بھی جامعہ لاہور الاسلامیہ کو نمونہ کے طور پر سامنے رکھ کر قرآنی علوم (قرأت و تجوید) پر باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے۔ جس میں اسی جامعہ کے فارغ التحصیل قراء ہی بطورِ استاذ اس شعبہ کو چلا رہے ہیں۔ ان میں سے اکثر قراء ہماری اس مجلس میں بھی موجود ہیں جو ہمارے لئے خوشی و مسرت کا باعث ہے۔

مدینہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلباء اور ان کے تعلیمی میدان میں اعزازات و امتیازات کا ذکر کرتے ہوئے اُنہوں نے فرمایا کہ ہمارے اس جامعہ کے دو ہونہار طلبہ عبدالمنان نے پوری یونیورسٹی میں اوّل پوزیشن حاصل کی اور دوسرے حافظ زبیر نے چھٹی پوزیشن حاصل کی جبکہ اس یونیورسٹی میں پوری دنیا کے تقریباً ۱۶۰ ممالک سے ۲۰ ہزار کے لگ بھگ طلبا زیر تعلیم ہیں تو اتنی تعداد میں سے ممتاز پوزیشنیں حاصل کرنا واقعی جامعہ کے لئے ایک اعزاز ہے۔

آخر میں اپنی بات کو سمیٹتے ہوئے اُنہوں نے کہا کہ یہ تمام باتیں بیان کرنے کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ ایک بندہ مؤمن اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی کتاب قرآن مجید کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کرے تو جب انسان کی یہ حالت و کیفیت ہو جاتی ہے تو اللہ ربّ العزّت اس کو دنیا میں بھی عزت و بلندی سے نوازتے ہیں اور آخرت کی کامیابی بھی انہی کے لئے ہے۔ مذکورہ مثال سے اس بات کو اچھی طرح سے سمجھا جاسکتا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذی شان ہے:

”دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے ایک وہ آدمی کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی دولت سے نوازا تو وہ دن کے وقت اور رات کی گھڑیوں میں اس کی تلاوت کرتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت عطا کیا تو وہ دن رات اللہ تعالیٰ کے راستے میں (دین کی سربلندی کے لئے) خرچ کرتا ہے۔“[1]

تو ہماری اس مجلس میں الحمدللہ دونوں طرح کے لوگ ہی موجود ہیں کہ جن پر رشک کرنا جائز ہے۔ قرآن پڑھنے والے بھی اور اپنے مال کو راہِ خدا میں خرچ کرنے والے بھی۔

ابھی افطاری میں ۱۵، ۱۲ منٹ باقی تھے تو جامعہ کے نائب شیخ الحدیث مولانا رمضان سلفی حفظہ اللہ کو دعوتِ خطاب دی گئی تو شیخ صاحب نے اس مختصر وقت کے اندر مختصر مگر جامع گفتگو فرمائی جس میں اُنہوں نے سنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت و مقام بیان کرتے ہوئے بدعت کا ردّ فرمایا۔ اور کہا کہ ایک بندہ مؤمن کی یہ شان ہونی چاہیے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول فرامین کو یاد کرے، خاص طور پر مختلف اوقات میں پڑھی جانے والی دعائیں ضرور یاد کرے۔ ابھی افطاری کے وقت

1. صحیح بخاری: ۵۰۲۵ ؛ صحیح مسلم: ۱۸۹۴

© rasailojaraid.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

میں بھی آپ ﷺ سے صحیح سند کے ساتھ مروی دعا کو بھی یاد کرے جس کے الفاظ یہ ہیں: «ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ »[1]

اس کے بعد شرکائے مجلس نے روزہ افطار کیا اور نمازِ مغرب ادا کی، نماز کے بعد پُر تکلف کھانے کا اہتمام تھا، کھانا کھانے کے بعد تمام مدعوین نے مدیر التعلیم سے اجازت چاہی تو اُنہوں نے تمام مدعوین کو بڑے ہی پیار و محبت اور بغل گیر ہو کر قیمتی تحائف دے کر رخصت کیا۔

اس طرح یہ تقریب سعید پایہ تکمیل کو پہنچی۔

شرکاے مجلس کے اسماے گرامی

مدیر التعلیم ڈاکٹر حافظ حسن مدنی، نائب شیخ الحدیث مولانا محمد رمضان سلفی، ڈاکٹر حافظ انس مدنی، ڈاکٹر حافظ حمزہ مدنی اور قاری محمود الحسن بن شیخ الحدیث مولانا عبد اللہ بڈھیمالوی کے علاوہ

اساتذہ جامعہ میں مولانا محمد شفیع طاہر، حافظ شاکر محمود، مولانا مرزا عمران حیدر، قاری عارف بشیر، قاری محمد شفیق الرحمٰن، قاری بابر بھٹی، مولانا محمد اصغر

مدینہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم طلبہ میں قاری سلمان محمود، حافظ عبد المنان مدنی، حافظ محمد زبیر مدنی، حافظ حبیب الرحمٰن، فواد بھٹوی، احسان الٰہی ظہیر، عبد الباسط، خضر حیات، محمد ابراہیم، محمد رضوان، قاری یحییٰ خالد اور راقم الحروف وغیرہ

قراے کرام میں قاری داؤد منشاوی، قاری نعیم الرحمٰن، قاری اظہر نذیر، قاری اکمل شاہین، قاری تنویر خاور، قاری سلمان سلیم اور دیگر بہت سے افراد

آخر میں اس بات کا تذکرہ کرنا مناسب ہو گا جو ابھی تک میرے پردہ سماعت پر محفوظ اور نیا جوش و ولولہ پیدا کرتی ہے، وہ یہ کہ واپسی کے موقع پر اُستاذِ محترم مولانا شفیع طاہر نے بڑے ہی رقت آمیز لہجے میں کہا کہ عوام الناس کی علما سے یہ بے لوث محبت و اُلفت دین اسلام اور قرآن وحدیث کی وجہ سے ہے اور یہ محبت نامہ اعمال میں گہرا اثر رکھتی ہے۔ جب میں نے یہ بات سنی تو میرے ذہن میں رسول اکرم ﷺ کا یہ فرمان گردش کرنے لگا:

> " ایک صحابی نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کب برپا ہو گی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اس کے لئے تیاری کیا کر رکھی ہے تو اس نے کہا اور تو کچھ نہیں لیکن میرا دل اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت سے بھرپور ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ»...[2]
>
> " تو اسی کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ تو نے محبت کی۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ ہم کسی چیز کے ساتھ اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا نبی ﷺ کے اس فرمان کو سن کر ہوئے "تو اسی کے ساتھ ہو گا جس سے تو نے محبت کی۔ میں نبی اکرم ﷺ سے محبت اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے محبت کرتا ہوں اور مجھے اُمید ہے کہ اپنی ان کے ساتھ اس محبت کی وجہ سے میں (قیامت کے روز) ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں ہیں۔"

تو علماے کرام کی مجلس میں انسان کے کردار و عمل میں تبدیلی اور اُن سے محبت نجات کا باعث بن سکتی ہے۔ میری یہ دُعا ہے کہ اللہ ربّ العزت ان تمام لوگوں کی دین اور علما کے ساتھ پُرخلوص اور بے لوث محبت کو قبول فرما کر ان کے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین!

1 سنن ابو داؤد: ۲۳۵۷

2 صحیح بخاری: ۳۶۸۸

© rasailojaraid.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ